مدیر کے نام

سلیم منصور خالد، گوجرانوالہ

'پاکستان ___ خوف، دباؤ، بیرونی مداخلت.....' (نومبر ۲۰۰۶ء) کا یہ جملہ: ''اتاترک کسی ایک وار گیمز کا اسیر ہو جاتا تو آج ترکی کا کوئی وجود دنیا کے نقشے پر نہ ہوتا'' (ص ۱۳) خوش گوار تاثر دیتا ہے، جب کہ واقعہ یہ ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کے بارے میں خود یورپی، یہودی اور ترک ماخذ سے شائع ہونے والی دستاویزات ثابت کرتی ہیں کہ کمال پاشا ایک قوم پرست ہیرو سے زیادہ مغرب کے فکری سامراج کا گماشتہ تھا، جسے ہیرو کا درجہ دینے میں خود مغرب نے کردار ادا کیا اور جس نے ترکوں کے جذبات کو اسلامی حوالوں اور قرآن کے نام پر استعمال کیا۔ ترک عرب نسل پرستی کے جذبات کو گہرا کیا اور اسلامی تشخص کو مٹانے کے طاغوتی ایجنڈے کی پاس داری کی۔ آج ۸۲ برس گزر جانے کے باوجود ترکیہ ظالم سیکولرازم کے شکنجے میں پھنسا ہوا ہے۔ وہ یورپی یونین کی طرف بے حال ہو کر لپکتا ہے، مگر یورپ اسے دھتکار کر کہتا ہے: ابھی مزید اسلام سے دُور ہٹو۔

اسی طرح اسلامی نظریاتی کونسل کے بارے میں یہ تاثر کہ پہلی بار انھیں اپنے مقام، کردار اور استحقاق کا احساس ہوا (ص ۲۰)، توجہ طلب ہے۔ اس میں کسی شک وشبہے کی گنجایش نہیں ہے کہ موجودہ اسلامی نظریاتی کونسل، اسلامی سے زیادہ تجدد پسند نظریاتی کونسل ہے۔ اس کونسل کے موجودہ چیئرمین اور اکثر ارکان کا فکری قبلہ جنرل مشرف کی کھلنڈرانہ لادینیت اور حد درجہ معذرت خواہانہ جدیدیت سے روشنی پاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس ادارے نے سب سے زیادہ مؤثر انداز میں اپنے مقام، کردار اور استحقاق کے شعور کا مظاہرہ جناب تنزیل الرحمٰن کی صدارت کے دور میں کیا، جنھوں نے اس کونسل کی سال ہا سال کی کارکردگی کو رپورٹوں کی صورت میں شائع کر کے بامعنی دباؤ بڑھایا (لیکن سیاسی اور صحافتی برادری نے ساتھ نہ دیا)۔ بعدازاں جناب ایس ایم زماں نے بھی بڑی حکمت کے ساتھ اسی سمت میں کام کیا، جب کہ موجودہ نظریاتی کونسل کے کرتا دھرتا تو اس کا ۴۴ سالہ ریکارڈ دریا برد کرنے کے مشن پر گامزن ہیں۔

سعید اکرم، چکوال

'غیر مسلموں میں دعوت، چند تجربات' (نومبر ۲۰۰۶ء) نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ محترم صوفی محمد اکرم نے اپنے تجربات بیان کر کے دل و دماغ میں فکر کی ایک تیز لہر دوڑا دی ہے۔ خاص طور پر ایک عیسائی کا یہ کہنا کہ مسلمانوں کے مقابلے میں اس کے عیسائی بھائیوں کا کردار بہتر ہے (ص ۸۷) پڑھ کر کانپ کر رہ گیا۔ میری ایک عیسائی سے دوستی ہے، لیکن مجھے کبھی انھیں اپنے سچے دین کی طرف مائل کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔